پر اعتماد بحال کرنے کے لیے انھیں جو کردار ادا کرنا چاہیے تھا، اپنی مسلسل بیماری اور غیر معمولی جسمانی کمزوری کی وجہ سے وہ مطلوبہ کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ انھیں حسرت تھی کہ کاش انھیں حق و صداقت اور اسلامی فکر سے آشنائی صحت و توانائی کے دور میں ہوتی تو وہ اسلامی نظریے کے فروغ کے لیے اپنی توانائیاں صرف کر دیتے۔ یہ چیز دور حاضر کے نام نہاد ترقی پسند دانش وروں کے لیے فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ کا درجہ رکھتی ہے۔

دین و شریعت کی طرف شیخ ایاز کا رجوع، اسلامیان سندھ کے لیے باعث مسرت تھا کیوں کہ مرحوم ایک ممتاز شاعر و ادیب اور نامور دانش ور تھے اور ان کے (دور "تاریکی" کے) افکار نے ہزاروں سندھی نوجوانوں کو متاثر (گمراہ) کیا تھا۔ خود انھیں اس کا احساس تھا، چنانچہ انھوں نے زیر نظر دعاؤں میں، حضور باری تعالیٰ میں اعتراف کیا ہے کہ میں گمراہی کی کھائی میں گرا ہوا تھا، تو نے مجھے سیدھی راہ دکھائی۔ میں نے بے راہ روی کی زندگی گزار کر بڑا جرم کیا ہے۔ اب تو مجھے اتنی مہلت عطا کر کہ میں اپنے گناہوں کے ازالے کے لیے کچھ کر سکوں۔

محمد موسیٰ بھٹو بتاتے ہیں کہ شیخ ایاز کی وفات کے بعد، ان کی شخصیت اور فکر پر شائع ہونے والی درجن بھر کتابوں اور بیسیوں اردو اور انگریزی مضامین میں ان کی نئی اسلامی فکر، اسلامی جذبے اور اسلامی کردار سے بالکل صرف نظر کیا گیا ہے، بلکہ ان کے پرانے ساتھی اور بعض نام نہاد ترقی پسند (رسول بخش پلیجو وغیرہ) ان کی جاہلی فکر کو بڑے پیمانے پر شائع کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس مقصد کے لیے حکومت پر دباؤ ڈال کر، ان سے شیخ مرحوم کی "دور تاریکی" کی گمراہ کن ضبط شدہ کتابوں سے پابندی ختم کرا دی ہے اور مزید افسوس ناک بات یہ ہے کہ حکومت ان کتابوں کو (جن کی تحریر کو شیخ ایاز نے اپنی گمراہی کا ثبوت اور اپنا جرم قرار دے کر، آخر عمر میں خدا کے حضور معافی کے خواست گار ہوئے) شائع کرنے کے لیے دس لاکھ روپے کی مالی مدد دینے کا اعلان کر چکی ہے۔ ہمارے خیال میں شیخ ایاز کے دوست نما دشمنوں کے لیے یہ "ایک سلسلہ روزگار" تو ہے مگر یہ مرحوم کی روح کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے۔ ممکن ہے ان میں سے بعض کو، مرحوم کی طرح، آخر عمر میں احساس زیاں سے دوچار ہونا پڑے۔

آزاد خیالی، لبرل ازم اور نام نہاد ترقی پسندی کے سراب کا شکار ہونے والے حضرات و خواتین کے لیے یہ کتاب، ایک اچھا ہدیہ ہو سکتی ہے ــــ شاید بصیرت و موعظت کا باعث ہو۔ (رفیع الدین ہاشمی)

نصیحت الملوک، امام غزالیؒ، ترجمہ: ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی۔ ناشر: فضلی سنز لمیٹڈ، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۱۵۹۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔